روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
منگل 4مارچ 2014ء 2جمادی الاول 1435 ہجری 4 امان 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 51

روشن چراغ

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

علماء زمین کے روشن چراغ ہیں وہ انبیاء کے خلیفے ہیں اور میرے اور نبیوں کے وارث ہیں۔

(التدوین فی اخبار قزوین از عبدالکریم بن محمد الرافعی جلد2صفحہ 129)

ستمبر 1924ء میں لندن میں منعقدہ ویمبلے کانفرنس میں حضرت مصلح موعود کی بنفس نفیس شرکت کا احوال اور آپ کے مضمون پر غیروں کے تاثرات

ویمبلے کانفرنس میں پڑھے جانے والے حضرت مصلح موعود کے مضمون سے یورپ میں دین کا حقیقی پیغام پہنچا

اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعود پر بے شمار رحمتیں فرمائے جنہوں نے ہمارے لئے ہر مضمون میں بے شمار علمی خزانہ چھوڑا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 فروری 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28 فروری 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ خطبہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے مصلح موعود کے علوم ظاہری و باطنی سے پُر کئے جانے سے متعلق بیان کیا تھا۔ مصلح موعود کے کارنامے اتنے وسیع ہیں کہ سالوں تک ان کا ذکر چل سکتا ہے۔

حضور انور نے اس خطبہ جمعہ میں ستمبر 1924ء میں لندن میں منعقدہ ایک مذہبی کانفرنس جو کہ ویمبلے کانفرنس کہلاتی ہے، میں خلیفۃ المسیح الثانی کی شمولیت، کانفرنس کے مختصر حالات اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بارے میں انگریزوں کے تاثرات بیان فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کی کانفرنس میں شرکت اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت اپنے ساتھ لئے ہوئے تھی۔ آپ کے ساتھ وفد میں کل 12 افراد تھے۔ خلیفۃ المسیح کا یہ پہلا دورۂ یورپ تھا جس میں عرب ممالک شام، مصر اور فلسطین وغیرہ بھی شامل تھے۔ فرمایا کہ اس دورہ میں بعض تاریخی پہلو بھی تھے جو ہمارے نوجوانوں کے علم میں ہونے چاہئیں۔ حضور انور نے اس کانفرنس کا تاریخی پس منظر اور اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے کانفرنس کے لئے مضمون لکھا اور اس کا ترجمہ وغیرہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت مولوی شیر علی صاحب، حضرت چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے کیا۔ 23 ستمبر 1924ء کو یہ کانفرنس شروع ہوئی۔ حضرت مصلح موعود نے آغاز میں تعارفی کلمات فرمائے اور حضور کے ارشاد پر حضرت چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے کانفرنس میں حضور کا پُر شوکت مضمون پڑھا، جس سے دین حق اور احمدیت کی شہرت کو چار چاند لگے۔ اس مضمون کے ذریعہ یورپ میں دین حق کا پیغام صحیح رنگ میں پہنچایا گیا اور اس طرح حضرت مسیح موعود کا لندن میں جو تقریر کرنے کا ایک رؤیا تھا وہ پوری آب و تاب سے پورا ہو گیا۔ اس مضمون کے پڑھے جانے سے حاضرین پر ایک وجد کی کیفیت طاری تھی، تمام لوگ ایک محویت کے عالم میں اخیر تک بیٹھے رہے۔ اس مضمون میں حضرت مصلح موعود نے جماعت احمدیہ کی بنیاد اور قیام کا ذکر کیا، حضرت مسیح موعود کے مہدی ہونے کا بیان، مسیح موعود ہونے کا دعویٰ، حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد خلافت کا نظام جاری ہونے اور دنیا کے درجنوں ممالک میں جماعت کا قیام، ہر مذہب سے لوگوں کے جماعت میں شامل ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ پھر آپ نے اس مضمون میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں سے کلام کرتا اور ان کی دعائیں سنتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کو بھیج کر اس زمانے میں بھی دنیا کی اصلاح کے سامان کئے ہیں۔ اس مضمون میں انبیاء کی حیثیت اور ہر فرد بشر کا خدا سے تعلق تا کہ روحانی ترقی ہو، کی بھی وضاحت فرمائی۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ قرآن کریم اس اعتراض کو رد کرتا ہے کہ دین حق تلوار سے پھیلا۔ پھر مختلف موضوعات مثلاً غلامی، حرمت سود، تعدد ازدواج، طلاق، اخلاقی تعلیم، حیاۃ بعد الموت وغیرہ کے بارے صحیح دینی نظریہ پر روشنی ڈالی۔ پھر آپ نے اس مضمون میں حضرت مسیح موعود کی صداقت کے ثبوت دیئے اور آپ کی تائید میں الٰہی نشانات کا ذکر فرمایا۔ آخر میں حضرت مصلح موعود نے اس مضمون کو اس بات پر ختم کیا کہ بہنو اور بھائیو! خدا کی روشنی تمہارے اندر چمک اٹھی ہے۔ خدا کا جلال ایک برگزیدہ کے ذریعہ تم پر ظاہر کیا گیا ہے پس تم اس روشنی کو قبول کرو اور اپنے دلوں کو اس سے منور کر لو۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس حضرت مصلح موعود نے بڑی حکمت اور جرأت سے دین حق کی خوبیاں بھی بیان کیں اور راہ حق کی طرف لوگوں کو دعوت بھی دی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اس تقریر کا جو حاضرین پر اثر ہوا اس بارے میں مغربی دانشوروں اور اہل علم لوگوں کے خوبصورت اور حیرت انگیز تاثرات حضور انور نے بیان فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس مضمون کا انگلش ترجمہ بھی موجود ہے اس لئے انگریزی دان طبقہ اور ہمارے نوجوان بھی یہ مضمون ضرور مطالعہ کریں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعود پر بے شمار رحمتیں فرمائے جنہوں نے ہمارے لئے ہر مضمون میں بے شمار خزانہ چھوڑا ہے۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کو بھی اس علمی خزانے کو مختلف زبانوں میں ترجمے کروانے کے کام میں تیزی پیدا کرنی چاہئے۔ حضور انور نے آخر پر مکرم کمال احمد کرو صاحب آف ڈنمارک کی وفات پر مرحوم کی علمی صلاحیتوں، خوبیوں جماعتی خدمات اور ذکر خیر فرمایا۔ اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

قرآن کریم کو بار بار پڑھو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

’’تم قرآن کریم کو بار بار پڑھو اور اسے سمجھنے اور پھیلانے کی کوشش کرو۔ یہاں تک کہ جب تم بولو تو تمہاری زبانوں سے قرآن کریم جاری ہو اور جب تم لکھو تو تمہاری قلموں سے قرآن کریم جاری ہو اور تمہارے خیالات اور تمہارے جذبات اور تمہاری خواہشات سب کی سب قرآن کریم کی تابع ہوں۔ جب تک تمہاری زبانوں سے قرآن کریم نہیں بولے گا اور جب تک تمہاری قلموں سے قرآن کریم نہیں نکلے گا اس وقت تک دنیا تمہارے ذریعہ سے ہدایت نہیں پا سکتی۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 430)

(مرسلہ: نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی)

خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:۔

’’دنیا پیاسی ہے اور اس کی پیاس سوائے احمدیت کے اور کوئی نہیں بجھا سکتا۔ جب تک ہمارے پاس کافی تعداد میں واقفین موجود نہ ہوں اس وقت تک ہم یہ کام نہیں کر سکتے۔ اس لئے میں پھر پوچھتا ہوں کہ کہاں ہیں حضرت حاجرہ علیہا السلام کی بہنیں جو اپنے بچوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کریں اور کہاں ہیں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے وہ بھائی جو دنیا کو چھوڑ کر اور دنیا کی لذت، آرام اور عیش سے منہ موڑ کر خدا تعالیٰ کی طرف آئیں اور اس کی خاطر بیابانوں میں اپنی زندگیاں گزارنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔‘‘

(روزنامہ الفضل 4 جولائی 1966ء)

مخلص نوجوان لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید)

گیمبیا میں پندرہ روزہ ریفریشر کورس

مکرم سید سعید الحسن شاہ صاحب

یکم تا 14 نومبر 2013ء کو گیمبیا کے مربیان و اماموں کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔

ملک کے لوئر ریجن LRR مانسا کونکو کے طاہر احمدیہ سینئر سکینڈری میں ہونے والی اس پندرہ روزہ کلاس میں 44 لوکل مربیان، 45 امام اور تمام مرکزی مربیان بشمول جامعہ احمدیہ یوکے اور کینیڈا کے نئے فارغ التحصیل ہونے والے، جو اُن دنوں گیمبیا میں موجود تھے، بھی شامل تھے۔ شاملین کی کل تعداد 125 تھی۔

کلاس کا بنیادی مقصد مربیان کے معیار کو بہتر بنانا اور موجودہ حالات کے مطابق صورتحال کے لئے تیار کرنا تھا۔

مضامین کے لئے قرآن کریم، یسرنا القرآن، کلام، فقہ اور نظام جماعت کو لیا گیا۔ مرکزی مربیان اور سینئر لوکل مربیان نے تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ معلمین کی ٹریننگ کے لئے ہر روز انہی میں سے ایک کو تہجد کے لئے امام بنایا جاتا رہا جبکہ نمازوں کے لئے امام الصلوٰۃ کا علیحدہ انتخاب کیا جاتا رہا تاکہ ان کے معیار تلاوت قرآن کا اندازہ ہوسکے اور ان کی غلطیوں کی تصحیح ہوسکے۔ اسی طرح فجر کی نماز کے بعد کسی تربیتی پہلو پر دس منٹ کا درس دیا جاتا رہا۔ ہر روز مغرب کی نماز سے رات نو بجے تک مربیان کا ایک پینل سوالات کے جواب دیتا۔ رات کھانے کے بعد ایم ٹی اے کا انتظام تھا۔ ناشتہ کے بعد تدریس کا پہلا سیشن یسرنا القرآن کا تھا جو تقریباً دو گھنٹہ کا تھا دوسرا سیشن تصحیح تلفظ قرآن کا تھا۔ پھر فقہ کلام اور نظام جماعت تھا۔ چونکہ زیادہ زور یسرنا القرآن اور تصحیح تلاوت پر تھا اس لئے عصر تا مغرب بھی یہی دو مضامین پڑھائے جاتے رہے۔ رات کھانے کے بعد انفرادی مطالعہ اور آرام کا وقت تھا۔

سات دن کے بعد پہلا امتحان لیا گیا اور پھر فائنل امتحان کلاس کے اختتام سے ایک دن قبل لیا گیا۔ اختتامی تقریب کے لئے مکرم امیر صاحب بانجل سے تشریف لائے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں مربیان کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور پوزیشنز لینے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔

دوران کلاس قبولیت دعا کا واقعہ

کلاس کے دوران حضور ایدہ اللہ کی قبولیت دعا کا عجیب نظارہ دیکھا۔ ایک دن مغرب کی نماز کے بعد سوال و جواب کا سیشن جاری تھا اور ایک پینل معلمین کے سوالات کے جواب دے رہا تھا کہ جامعہ احمدیہ یوکے سے نئے فارغ التحصیل مربی سلسلہ مکرم محمد احمد خورشید صاحب اٹھ کر ابھی بیت سے باہر نکلے ہی تھے کہ گر گئے اور تقریباً بے ہوش ہوگئے لیکن بے ہوش ہونے سے پہلے بتایا کہ کسی چیز نے انہیں بیت میں ہی پشت پر کاٹ لیا ہے بعد میں معلوم ہوا کہ یہ ایک خطرناک بھڑ تھی جس کے کاٹنے سے مقامی افراد بھی شدید تکلیف اٹھاتے ہیں انہیں جلدی سے قریبی سرکاری ہسپتال میں لے گئے۔ ڈاکٹر نے چیک کیا لیکن ہسپتال میں کوئی ضروری دوائی دستیاب نہ تھی چنانچہ دوائیں بازار سے منگوائی گئیں۔ اسی دوران خاکسار نے بعض ہومیو دوائیاں جو زہریلی چیز کے کاٹنے سے تعلق رکھتی ہیں مشن ہاؤس سے منگوا کر دیں ان کے استعمال سے درد تقریباً ختم ہوگئی اور ہوش بھی آ گئی لیکن بلڈ پریشر انتہائی کم تھا جس سے ان کو جسم میں بے چینی شروع ہوگئی اور جسم پر سرخ رنگ کے نشان ظاہر ہونے لگے۔ ڈاکٹر نے دیکھ کر معذوری کا اظہار کر دیا کہ انتظار کریں۔ خاکسار نے سوچا کہ اگر یہی صورتحال برقرار رہی تو ڈیڑھ سو کلو میٹر دور دارالحکومت بانجل ہسپتال لے کر جانا پڑے گا۔ مکرم امیر صاحب کو ٹیلیفون پر صورتحال سے آگاہ کیا اور کہا کہ دعا کے لئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں فیکس کا ارادہ کیا مگر اتفاق تھا کہ ٹیلیفون ایکسچینج کی فیکس مشین خراب تھی۔ اسی دوران بڑی مشکل سے حضور کے لو بلڈ پریشر کے لئے نسخے کی دوائیں کاربو ویج اور ناجا بھی مل گئیں جن کی ایک خوراک دے دی۔ امیر صاحب کو بھی کہا کہ وہ ہیڈ کوارٹر سے فیکس کر دیں۔ انہوں نے تفصیل لی اور فیکس کر دی۔ ابھی فیکس کئے زیادہ دیر نہیں گزری تھی کی قبولیت دعا کا عجیب واقعہ رونما ہوا کہ وہ بلڈ پریشر جو 50/30 کے قریب تھا اور نبض ڈاکٹرز کو ڈھونڈے سے نہ ملتی تھی ہسپتال میں لیٹے ہوئے مکرم محمد احمد صاحب کو سردی محسوس ہو رہی تھی اور جسم کانپ رہا تھا اس لئے ان کو چادر اوڑھائی ہوئی تھی حالانکہ موسم گرم تھا۔ اچانک سب کچھ ٹھیک ہونا شروع ہوگیا جسم گرم ہونا شروع ہوگیا اور تھوڑی دیر بعد کہا کہ چادر ہٹا دو وہ ٹھیک محسوس کر رہے ہیں۔ چہرے کا رنگ واپس آنا شروع ہوگیا نبضیں واپس آگئیں اور جسم کی بے چینی دور ہوگئی۔ دوبارہ ڈاکٹر کو بلایا اور بلڈ پریشر اور نبض چیک کی اور جانے کی اجازت دے دی۔ الحمدللہ یہ سب صرف اور صرف حضور ایدہ اللہ کی دعا کا نتیجہ تھا وگرنہ افریقہ کے ایک ایسے کونے میں جہاں صرف ایک ہی ہسپتال ہو اور ایسا ہسپتال جو صرف عمارت ہو، بغیر دوائیوں اور کسی کوالیفائیڈ ڈاکٹر کے بغیر ہو اور مریض کی نبضیں ڈوب رہی ہوں اور دوسرا ہسپتال کم و بیش ایک سو پچاس کلومیٹر دور ہو، اللہ تعالیٰ نے یہ نشان دکھایا کہ صرف خط لکھنے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی نصرت و تائید شروع ہو جاتی ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 24 جنوری 2014ء)

☆......☆......☆......☆

یہ نسخہ آزما لینا

جو بے قراری ہو یہ نسخہ آزما لینا
خدا کے ذکر سے دل اور زباں سجا لینا

غرور و کبر سے بچنے کا گر خیال آئے
کسی غریب کو بڑھ کے گلے لگا لینا

بہت کٹھن ہے گزارا محبتوں کے بغیر
انا کو چھوڑ کر روٹھے ہوئے منا لینا

جو مال کم ہو تمنا ہو اور مل جائے
تو کارِ خیر میں وہ بھی کہیں لگا لینا

کوئی بھی ساتھ نہیں رہتا گر یہ ہو عادت
ذرا سی بات پہ یوں ہی برا منا لینا

طریق اچھا ہے یہ رزق میں کشائش کا
میسر آتا ہے جو شکر کر کے کھا لینا

جو شام ہوگی تو سورج کو ڈوبنا ہوگا
چراغ کوئی سر شام ہی جلا لینا

اگر ہو فکر ضعیفی میں تنہا رہنے کا
تو کر کے خدمتیں ماں باپ کی دعا لینا

نہ آزمانا کسی کو نہ در بہ در ہونا
خود اپنے واسطے اک آشیاں بنا لینا

خدا کریم ہے تائب کو بخش دیتا ہے
اسے خوش آتا ہے سائل کا سر جھکا لینا

ا۔ب۔ ناصر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

اگر انسان میں قوت ارادی، صحیح اور پورا علم اور قوت عمل پیدا ہو جائے تو پھر عملی اصلاح کی برائیوں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے

دین کے معاملے میں قوتِ ارادی ایمان کا نام ہے۔ عملی قوت ایمان کے بڑھنے سے بڑھتی ہے۔ اگر پختہ ایمان ہو اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو تو پھر انسان کے کام خود بخود ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ہر مشکل اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے آسان ہوتی چلی جاتی ہے

صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور رفقاء مسیح موعود کی قوت ارادی یعنی پختہ ایمان کے نتیجہ میں اصلاح اعمال کی درخشندہ مثالوں کا تذکرہ

بعض ایسے لوگ ہیں جن کے عمل کی کمزوری کی وجہ ایمان میں کامل نہ ہونا ہے۔ بعض لوگ ایسے ہیں جن میں عمل کی کمزوری اس وجہ سے ہے کہ اُن کا علم کامل نہیں ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ایمان اور علم رکھتے ہیں لیکن دوسرے ذرائع سے ان پر ایسا زنگ لگ جاتا ہے کہ دونوں علاج اُن کے لئے کافی نہیں ہوتے اور بیرونی علاج کی ضرورت ہوتی ہے

جماعتی ترقی کے لئے نظام کے ہر حصے کو، بلکہ ہر احمدی کو اپنا جائزہ لیتے ہوئے اپنی اصلاح کی بھی ضرورت ہے اور اپنے دوستوں اور قریبیوں کا سہارا بننے کی ضرورت ہے جو کمزوریوں میں مبتلا ہیں تا کہ جماعت کا ہر فرد عملی اصلاح کے اعلیٰ معیاروں کو چھونے والا بن جائے اور اس لحاظ سے وہ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والا ہو

عزیزم ارسلان سرور ابن مکرم محمد سرور صاحب آف راولپنڈی کی قربانی۔ مرحوم کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17 جنوری 2014ء بمطابق 17 صلح 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

گزشتہ خطبہ میں یہ ذکر ہو رہا تھا کہ عملی اصلاح کے لئے جو روکیں راہ میں حائل ہیں، جو اسباب ہمیں بار بار پیچھے کھینچتے ہیں اُن کو دُور کرنے کے لئے کن چیزوں کی ضرورت ہے اور اس بارے میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ اگر انسان میں قوّتِ ارادی، صحیح اور پورا علم اور قوتِ عمل پیدا ہو جائے تو پھر عملی اصلاح کی برائیوں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اعمال کی کمزوری ہوتی ہی اُس وقت ہے جب قوتِ ارادی نہ ہو، یا یہ علم نہ ہو کہ اچھے اعمال کیا ہیں اور برے اعمال کیا ہیں؟ اور اچھے اعمال کو حاصل کس طرح کرنا ہے، کس طرح بجا لانا ہے اور برے اعمال کو دور کرنے کی کس طرح کوشش کرنی ہے؟ اور پھر قوتِ عمل ہے جو اتنی کمزور ہو کہ برائی کا مقابلہ نہ کر سکے۔ پس قوتِ ارادی کو مضبوط کرنا، علمی کمزوری کو دور کرنا اور عملی طاقت پیدا کرنا، یہ بڑا ضروری ہے۔ عملی طاقت اپنی کوشش سے بھی پیدا ہوتی ہے اور اگر انسان بہت ہی کمزور ہو تو پھر بیرونی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔

بہرحال ان باتوں کا گزشتہ خطبہ میں ذکر ہو چکا ہے۔ اس بارے میں بعض مثالوں سے مزید تفصیل اس کی بیان کروں گا۔ جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبہ میں کہا تھا کہ اس بارے میں مزید وضاحت کرنی ہے اور اس کی ضرورت ہے۔

یہ تو ہم نے دیکھ لیا کہ عملی اصلاح میں جن تین باتوں کی ضرورت ہے ان میں سب سے پہلی قوت ارادی ہے۔ یہ قوتِ ارادی کیا چیز ہے؟ ہم میں سے بعض کے نزدیک یہ عجیب بات ہوگی کہ قوت ارادی کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ یہ کیا چیز ہے؟ اکثر یہ کہیں گے کہ قوت ارادی کے جو اپنے الفاظ ہیں، اُن سے ہی ظاہر ہے کہ یہ کسی کام کو کرنے کے مضبوط ارادے اور اسے بجا لانے کی اور انجام دینے کی قوت ہے۔ یہاں یہ سوال اُٹھانے کی کیا ضرورت ہے کہ یہ قوت ارادی کیا چیز ہے؟ تو اس بارے میں واضح ہونا چاہئے اور حضرت مصلح موعود نے بڑے احسن رنگ میں اس کو بیان فرمایا ہے کہ قوت ارادی کا مفہوم عمل کے لحاظ سے ہر جگہ بدل جاتا ہے۔ پس یہ بنیادی بات ہمیں یاد رکھنی چاہئے اور جب یہ بات اپنے سامنے رکھیں گے تو پھر ہی اس نہج پر سوچ سکتے ہیں کہ دین کے معاملے میں قوتِ ارادی کیا چیز ہے؟

پس واضح ہو کہ دین کے معاملے میں قوت ارادی ایمان کا نام ہے۔ اور جب ہم اس زاویے سے دیکھتے ہیں تو پھر پتہ چلتا ہے کہ عملی قوت ایمان کے بڑھنے سے بڑھتی ہے۔ اگر پختہ ایمان ہو اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو تو پھر انسان کے کام خود بخود ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ہر مشکل اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے آسان ہوتی چلی جاتی ہے۔ عملی مشکلات اس ایمان کی وجہ سے ہوا میں اڑ جاتی ہیں اور آسانی سے انسان اُن پر قابو پا لیتا ہے۔ اور یہ صرف ہوائی باتیں نہیں ہیں بلکہ عملاً اس کے نمونے ہم دیکھتے ہیں۔ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے پر نظر ڈالتے ہیں تو ایمان سے پہلے کی عملی حالتوں اور ایمان کے بعد کی عملی حالتوں کے ایسے حیرت انگیز نمونے نظر آتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو لوگ ایمان لائے وہ کون لوگ تھے؟ اُن کی عملی حالت کیا تھی؟ تاریخ ہمیں اس بارے میں کیا بتاتی ہے؟ اُن ایمان لانے والوں میں چور بھی تھے۔ اُن میں ڈاکو بھی تھے۔ اُن میں فاسق و فاجر بھی تھے۔ اُن میں ایسے بھی تھے جو ماؤں سے نکاح بھی کر لیتے تھے، ماؤں کو ورثے میں بانٹنے والے بھی تھے۔ اپنی بیٹیوں کو قتل کرنے والے بھی تھے۔ اُن میں جواری بھی تھے جو ہر وقت جؤا کھیلتے رہتے تھے۔ اُن میں شراب خور بھی تھے اور شراب کے ایسے رسیا کہ اس

بارے میں اُن کا مقابلہ کوئی کر ہی نہیں سکتا۔ شراب پینے کو ہی عزت سمجھتے تھے۔ ایک دوسرے پر شراب پینے پر فخر کرتے تھے کہ میں نے زیادہ پی ہے یا مَیں زیادہ پی سکتا ہوں۔ ایک شاعر اپنی بڑائی اور فخر اس بات پر ظاہر کرتا ہے کہ میں وہ ہوں جو راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر بھی شراب پیتا ہوں۔ پانی کو تو ہاتھ ہی نہیں لگاتا۔ جواری اپنے جُوئے پر فخر کرتے ہوئے یہ کہتا تھا کہ میں وہ ہوں جو اپنا تمام مال جوئے میں لٹا دیتا ہوں اور پھر مال آتا ہے تو پھر اُسے جُوئے میں لٹا دیتا ہوں۔ شاید آج بڑے سے بڑا جواری بھی کھل کر یہ اعلان نہ کرتا ہو۔ بہرحال یہ حالت اُن کی اُس وقت تھی۔

پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تو اُن کی حالت کس طرح پلٹی، کیسا انقلاب اُن میں پیدا ہوا، کیسی قوتِ ارادی اس ایمان نے اُن میں پیدا کی؟ اس کے واقعات بھی تاریخ ہمیں بتاتی ہے تو حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح اتنی جلدی اتنا عظیم انقلاب اُن میں پیدا ہو گیا؟ ایمان لاتے ہی اُنہوں نے فیصلہ کر لیا کہ اب دین کی تعلیم پر عمل کے لئے ہم نے اپنے دل کو قوی اور مضبوط کرنا ہے۔ انہوں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ خدا تعالیٰ کے احکامات کے خلاف اب ہم نے کوئی قدم نہیں اُٹھانا۔ انہوں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حکم ہمارے لئے حرفِ آخر ہے۔ اُن کا یہ فیصلہ اتنا مضبوط، اتنا پختہ اور اتنے زور کے ساتھ تھا کہ اُن کے اعمال کی کمزوریاں اُس فیصلے کے آگے ایک لمحے کے لئے بھی نہ ٹھہر سکیں۔ اُن کے حالات ایسے بدلے کہ وہ خطرناک سے خطرناک مصیبت اپنے پر وارد کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور نہ صرف تیار ہوئے بلکہ اس قوتِ ارادی نے جو انہوں نے اپنے اندر پیدا کی، اُن کے اعمال کی کمزوری کو اس طرح پرے پھینک دیا اور اُن سے دور کر دیا جس طرح ایک تیز سیلاب کا ریلا، تیز پانی کا ریلا جو ہے ایک تنکے کو بہا کر لے جاتا ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 444-443 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 10 جولائی 1936 مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

ابھی شراب کی مثال دی گئی ہے کس طرح وہ شراب پیتے تھے اور کس قدر اُن کو اس بات پر فخر تھا۔ جب اس کا نشہ چڑھتا ہے تو کیا حالت انسان کی بنا دیتا ہے۔ ان ملکوں میں رہنے والے یہاں کے شرابیوں کے نمونے اکثر دیکھتے رہتے ہیں۔ ہماری (بیت) فضل کی سڑکوں پر بھی ایک شرابی پھرتا ہے اور اُس کے پاس سوائے شراب کے ٹِن کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ گندے کپڑے لیکن شراب خرید لیتا ہے۔ مجھے یہ بھی پتا چلا ہے کہ وہ پڑھا لکھا بھی ہے اور شاید کسی زمانے میں انجینئر بھی تھا۔ بہرحال اب تو کچھ کام نہیں کرتا، ویسے بھی اُس کی عمر ایسی ہے۔ کونسل سے جو کچھ ملتا ہے اُس کو، حکومت سے شاید جو بھی خرچہ ملتا ہو، وہ سب شراب پر خرچ کر دیتا ہے۔ سڑکوں پر زندگی گزارتا ہے۔ نشے نے اُس کی دماغی حالت بھی خراب کر دی، بیچارہ بالکل مفلوج ہو گیا۔ نشے کی حالت میں جب وہ ہو تو اُسے دیکھ کے ڈر لگتا ہے۔ کئی دفعہ میں نے دیکھا ہے کہ بعض دفعہ وہ عورتوں کو راہ چلتے روک لیتا ہے، باوجودیکہ وہ اس ماحول میں رہنے والی انگریز عورتیں ہیں لیکن اُن کے چہروں سے خوف ظاہر ہو رہا ہوتا ہے۔ تو بہرحال شراب کے نشے نے اُس کی یہ حالت بنائی ہے۔ ایسے شرابی بھی عام ملتے ہیں جو نشے میں اتنے غصیلے ہو جاتے ہیں کہ ماں باپ کو بھی گالیاں دیتے ہیں۔ عجیب عجیب حرکتیں اُن سے سرزد ہوتی ہیں۔ مجھے یاد ہے جب مَیں گھانا میں تھا تو ٹمالے (Tamale) وہاں ایک شہر ہے۔ اُس زمانے میں وہاں جماعت کا زرعی پراجیکٹ تھا۔ تو جس گھر میں مَیں رہتا تھا اُس کی باہر کی طرف، نہ صرف باہر کی طرف بلکہ اندر کی طرف بھی چار دیواری نہیں تھی۔ تمام گھر جو تھے وہ بغیر چار دیواری کے ہی تھے۔ یہاں بھی عموماً ایسے بنے ہوتے ہیں۔ بعضوں نے اپنے اندر کے صحنوں میں چار دیواری بنائی ہوئی تھی جس طرح یہاں کے backyard ہوتے ہیں۔ بہرحال ہمارا گھر ایسا تھا کہ نہ اُس کے اندر صحن تھا نہ باہر، ہر طرف سے کھلا تھا۔ چھوٹی سی جگہ تھی جہاں گاڑی کھڑی کی جاتی تھی۔ کوئی دیوار اور گیٹ نہیں جیسا کہ میں نے بتایا۔ اُن دنوں میں وہاں کے معاشی حالات خراب تھے۔ اگر کوئی چیز باہر کھلے میں پڑی ہو تو چوریاں بھی ہوتی تھیں۔ اب تو یہاں بھی چوریاں شروع ہو گئی ہیں بلکہ یہاں تو دروازے توڑ کے چوریاں ہونے لگ گئی ہیں، ڈاکے پڑنے لگ گئے ہیں۔ بہرحال امن کی حالت اُس وقت خراب تھی اس وجہ سے کہ معاشی حالات خراب تھے۔ وہاں ہم نے ایک watch man رکھا ہوا تھا، اُس کو میں نے رکھا تو رات کے لئے آتا تھا اور اُس کو میں نے خاص طور پر کہا کہ ہماری گاڑی جو پِک اپ تھی باہر کھڑی ہوتی ہے۔ اس کا ٹائر باہر ہی پڑا ہوتا ہے کیونکہ اس کی ایسی حالت تھی کہ اُس کے اندر تبدیلی کر دی گئی تھی جہاں ٹائر رکھنے کی جگہ ہوتی ہے وہ وہاں رکھا نہیں جا سکتا تھا۔ بہرحال اُس کو خاص طور پر میں نے یہ کہا کہ ٹائر بہت چوری ہوتے ہیں اس کا خیال رکھنا۔ تو اکثر یہی ہوتا تھا کہ وہ شراب کے نشے میں آتا تھا اور ٹائر کو باہر نکالتے وقت ٹائر سے پہلے خود زمین پر گرا ہوتا تھا۔ تو بہرحال ایک دن مَیں نے اُسے دیکھا کہ اوندھے منہ پڑا ہوا ہے۔ اُس دن تو بہت ہی نشے میں تھا۔ اُس وقت چوکیدارا اُس نے کیا کرنا تھا۔ وہ اول فول بک رہا تھا۔ اُس وقت تو مصلحت کا تقاضا یہی تھا کہ کچھ نہ کہا جائے کیونکہ اُس نے پھر مجھے بھی برا بھلا کہنا شروع کر دینا تھا۔ اگلے دن جب اُس کا نشہ تھوڑا کم ہوا یا اترا تو میں نے اُسے کہا کہ تم جاؤ اب، تمہیں نہیں رکھنا۔ بڑی منتیں سماجتیں کرنے لگا۔ خیر پینا تو بہرحال وہ نہیں چھوڑ سکتا تھا لیکن اس نے یہ عقل مندی کی کہ یا تو وقت سے پہلے اتنا وقت دے دیتا تھا کہ جب یہاں ڈیوٹی پر آنا ہے تو نشہ کم ہو جائے یا پھر اُس وقت حساب سے پیتا ہو گا، نشہ زیادہ ظاہر نہ ہو۔ لیکن بہرحال نشئی جو ہیں وہ قابو تو رکھ نہیں سکتے۔ کچھ عرصے بعد پھر وہی حالت ہونی شروع ہو گئی۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ نشے میں انسان کو کچھ پتا نہیں ہوتا کہ وہ کیا کر رہا ہے، کیا بول رہا ہے۔ اگلے دن جب اُسے پوچھو کہ تم یہ یہ کہتے رہے ہو تو صاف انکاری ہوتا تھا کہ میں تو بڑے آرام سے رہا ہوں۔ مَیں نے تو ایسی بات ہی کوئی نہیں کی۔ تو ایسے اچھے بھلے انسان ہوتے ہیں کہ نشہ جب اترتا ہے تو مانتے بھی نہیں۔

حضرت مصلح موعود نے بھی ایک شخص کا واقعہ بیان کیا ہے کہ جس سے آپ کو ایک ٹرین کے سفر کے دوران واسطہ پڑا۔ وہ ایک معزز خاندان کا شخص تھا۔ شاید حضرت مصلح موعود کو جانتا بھی تھا اور پونچھ کے کسی وزیر کا بیٹا بھی تھا۔ وہ ٹرین کے اس سفر میں نشے میں ایسی باتیں کہہ رہا تھا جو عقل و ہوش قائم ہونے کی صورت میں کبھی انسان کہہ نہیں سکتا۔ تو حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ یہ شراب کا جو نشہ ہے انسان کی عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے اور نشے میں اُسے بالکل پاگل بنا دیتا ہے۔

مگر دوسری طرف ہم قوتِ ارادی کا ایسا انقلاب دیکھتے ہیں کہ بعض غیر مسلم اس پر مشکل سے یقین کرتے ہیں۔ یہ قوتِ ارادی ایمان کی قوتِ ارادی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماننے والوں میں پیدا کی۔ اس کا نظارہ ہمیں اس روایت سے ملتا ہے کہ چند صحابہؓ ایک مکان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ دروازے بند تھے اور یہ سب شراب پی رہے تھے اور اُس وقت ابھی شراب نہ پینے کا حکم نازل نہیں ہوا تھا اور شراب پینے میں کوئی ہچکچاہٹ بھی نہیں تھی۔ جس کا جتنا دل چاہے، پیتا تھا، نشے میں بھی آ جاتے تھے۔ شراب کا ایک مٹکا اس مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے خالی کر دیا اور جو مٹکا ہے وہ بھی کئی گیلن کا ہوتا ہے۔ اور دوسرا شروع کرنے لگے تھے کہ اتنے میں گلی سے آواز آئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ آج سے مسلمانوں پر شراب حرام کی جاتی ہے۔ اس آواز کا ان لوگوں تک پہنچنا تھا کہ اُن میں سے ایک جو شراب کے نشے میں مزا لے رہا تھا، اُس میں مدہوش تھا، دوسرے کو کہنے لگا کہ اُٹھو اور دروازہ کھول کر اس اعلان کی حقیقت معلوم کرو۔ ان شراب پینے والوں میں سے ایک شخص اُٹھ کر اعلان کی حقیقت معلوم کرنے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ ایک دوسرا شخص جو شراب کے نشے میں مخمور تھا اُس نے سوٹا پکڑا اور شراب کے مٹکے پر مار کر اُسے توڑ دیا۔ دوسروں نے جب اُسے یہ کہا کہ تم نے یہ کیا کیا؟ پہلے پوچھ تو لینے دیتے کہ حکم کا کیا مفہوم ہے اور کن لوگوں کے لئے ہے؟ تو اُس نے کہا پہلے مٹکے توڑو، پھر پوچھو کہ اس حکم کی کیا حقیقت ہے؟ کہنے لگا کہ جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی آواز سن لی تو پہلے تو حکم کی تعمیل ہو گی۔ پھر میں دیکھوں گا کہ اس حکم کی قیود کیا ہیں؟ اس کی limitations کیا ہیں؟ اور کن حالات میں منع ہے۔ پس یہ وہ عظیم الشان فرق ہے جو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اور دوسروں میں نظر آتا ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 446-445 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 10 جولائی 1936 مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ شرابیوں کی کیا حالت ہوتی ہے؟ کسی شرابی سے شراب پیتے ہوئے گلاس بھی لے لیں یا اُس کے سامنے سے اُٹھا لیں تو مرنے مارنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ کلبوں اور باروں (Bars) میں ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ چند دن ہوئے یہاں پر بھی ایک خبر تھی کہ ایک کلب میں یا بار (Bar) میں ایک نشئی شخص نے دوسرے کو مار دیا۔ بلکہ یہ نشئی لوگ خلافِ مرضی باتیں سن کر ہی قتل و غارت پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ پس ان شرابیوں کی جو نشے میں دھت ہوتے ہیں، نہ عقلیں سلامت ہوتی ہیں، نہ سمجھ سلامت ہوتی ہے، نہ زبان پر قابو رہتا ہے اور نہ ماں باپ کی پرواہ ہوتی ہے۔ اُن کے ہاتھ پاؤں بھی غیر ارادی طور پر حرکت کرتے ہیں۔ نشے میں نہ اُنہیں قانون کی پرواہ ہوتی ہے، نہ سزا کا ڈر ہوتا ہے۔ لیکن صحابہ کی قوت ارادی نشے پر غالب آ گئی۔ باوجود اس کے کہ وہ نشے میں مخمور تھے۔ ایک مٹکا اُس وقت پی بھی چکے تھے۔ دوسرا مٹکا وہ پینے والے تھے۔ ایسے وقت میں اُن کے کانوں میں یہ آواز پڑتی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ شراب مسلمانوں پر حرام کر دی گئی ہے تو اُن کا نشہ فوراً ختم ہو جاتا ہے۔ وہ پہلے شراب کا مٹکا توڑتے ہیں اور پھر اعلان کرنے والے سے وضاحت پوچھتے ہیں کہ اس اعلان کا کیا مطلب ہے؟

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 447-446 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 10 جولائی 1936 مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

اور یہ ایک گھر کا معاملہ نہیں ہے، چند لوگوں کا معاملہ نہیں۔ بیان کرنے والے بیان کرتے ہیں روایت میں آتا ہے کہ ایسے کئی گھر مدینے میں تھے جن میں شراب کی محفلیں جمی ہوئی تھیں۔ اس اعلان کے ساتھ ہی اس تیزی سے شراب کے مٹکے ٹوٹے کہ مدینے کی گلیوں میں شراب پانی کی طرح بہنے لگی۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 448 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 10 جولائی 1936 مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

کیسی حیران کن قوتِ ارادی ہے۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ یہ قوتِ ارادی ایسی ہے کہ اس کے پیدا ہونے کے بعد کوئی روک درمیان میں حائل نہیں رہ سکتی بلکہ ہر چیز پر قوتِ ارادی قبضہ کرتی چلی جاتی ہے۔ گویا قوتِ ارادی سے وافر حصہ رکھنے والے روحانی دنیا کے سکندر ہوتے ہیں، اس کے پہلوان ہوتے ہیں۔ جس طرف اُٹھتے ہیں اور جدھر جاتے ہیں اور جدھر جانے کا قصد کرتے ہیں، شیطان اُن کے سامنے ہتھیار ڈالتا چلا جاتا ہے اور مشکلات کے پہاڑ بھی اگر اُن کے سامنے آئیں تو وہ اُسی طرح کٹ جاتے ہیں جس طرح پنیر کی ٹکیہ کٹ جاتی ہے۔

پس اگر اس قسم کی قوتِ ارادی پیدا ہو جائے اور اس حد تک ایمان پیدا ہو جائے تو پھر لوگوں کے اصلاحِ اعمال کے لئے اور طریق اختیار کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 447 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 10 جولائی 1936 مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

چودہ سو سال پہلے اصلاح کا جو عمل قوتِ ایمان کی وجہ سے انقلاب لایا، اُس کی مثال اس وسیع پیمانے پر دنیا میں اور کہیں نظر نہیں آتی۔ کس طرح حیرت انگیز طور پر دنیا میں یہ انقلاب برپا ہوا۔

لیکن اس سے ملتی جلتی کئی مثالیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کے ماننے والوں میں ہمیں نظر آتی ہیں۔ تمباکو نوشی گو حرام تو نہیں۔ حضرت مسیح موعود نے بہر حال اس کو برا فرمایا بلکہ ایک جگہ یہ بھی فرمایا کہ شاید یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتی تو منع فرما دیتے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 176-175 مطبوعہ ربوہ) لیکن ایک برائی بہر حال ہے اور اس میں نشہ بھی ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ایک سفر کے دوران جب حقے سے ناپسندیدگی کا اظہار کیا تو آپ کے (رفقاء) نے جو حقہ پینے کے عادی تھے، اپنے حقے کو توڑ دیا اور پھر تمباکو نوشی کے قریب بھی نہیں پھٹکے۔ کہتے کہ اس طرف تو کبھی ہماری توجہ ہی نہیں گئی۔

(ماخوذ از سیرت المہدی از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب جلد 1 حصہ سوم صفحہ 666 روایت نمبر 726 مطبوعہ ربوہ)

اسی طرح ایسے (رفقاء) حضرت مسیح موعود کی مثالیں بھی ملتی ہیں جنہوں نے احمدیت قبول کرنے کے بعد تمام برائیوں کو چھوڑا۔ حتی کہ ایسی مثال بھی ہے جو شراب جیسی برائی میں گرفتار تھے لیکن احمدیت قبول کرنے کے بعد وہ چھوڑ دی۔

پس یہ نمونے ہیں جو ہمیں قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ کسی قانون سے ڈر کر یا اپنے معاشرے سے ڈر کر ہی برائیاں نہیں چھوڑنی۔ یا اُن سے اس لئے نہیں بچنا کہ اُن میں ماں باپ کا خوف ہے یا معاشرے کا خوف ہے۔ یہ سوچ نہیں ہونی چاہئے بلکہ سوچ یہ ہونی چاہئے کہ ہم نے برائی اس لئے چھوڑنی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روکا۔ یا اس زمانے میں حضرت مسیح موعود نے منع فرمایا ہے تو ہم نے اس سے رکنا ہے۔ مسلمان ملکوں میں اگر شراب کھلے عام نہیں ملتی، پاکستان وغیرہ میں تو مجھے پتا ہے کہ قانون اب اس کی اجازت نہیں دیتا تو چھپ کر ایسی قسم کی شراب بنائی جاتی ہے جو دیسی قسم کی شراب ہے اور پھر پیتے بھی ہیں اور اس کا نشہ بھی بہت زیادہ ہوتا ہے۔ امیر طبقہ اور اور بہانوں سے اعلیٰ قسم کی شراب کا بھی انتظام کر لیتا ہے۔ پھر یونیورسٹی میں سٹوڈنٹس کو مَیں نے دیکھا ہے کہ ایسے سیرپ یا دوائیاں، خاص طور پر کھانسی کے سیرپ جن میں الکوحل ملی ہوتی ہے، اُس کو نشے کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور پھر اس کا نقصان بھی ہوتا ہے کیونکہ اس میں دوسری دوائیاں بھی ملی ہوتی ہیں۔ پس ایسے معاشرے میں بچنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اپنی قوتِ ارادی سے ان برائیوں سے بچنے کی ضرورت ہے۔

آجکل یہاں یورپین ملکوں میں بھی علاوہ ایسے نشوں کے جو زیادہ خطرناک ہیں، شیشے کے نام سے بھی ریسٹورانوں میں، خاص طور پر (-) ریسٹورانوں میں نشہ ملتا ہے۔ اسی طرح امریکہ میں حقے کے نام سے نشہ کیا جاتا ہے۔ وہ خاص قسم کا حقّہ ہے اور مجھے پتا لگا ہے کہ یہاں ہمارے بعض نوجوان لڑکے اور لڑکیاں یہ شیشہ استعمال کرتے ہیں اور کہتے ہیں اس میں نشہ نہیں ہے یا کبھی کبھی استعمال کرنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ کوئی حرج نہیں ہے۔

یاد رکھیں کہ یہ کبھی کبھی کا جو استعمال ہے ایک وقت آئے گا جب آپ بڑے نشوں میں ملوث ہو جائیں گے اور پھر اس سے پیچھے ہٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

پس ابھی سے اپنی قوتِ ارادی سے کام لینا ہو گا اور اس برائی سے چھٹکارا پانا ہو گا۔ اور اس کے لئے اپنے ایمان کو دیکھیں۔ ایمان کی گرمی ہی قوتِ ارادی پیدا کر سکتی ہے جو فوری طور پر بڑے فیصلے کرواتی ہے جیسا کہ صحابہ کے نمونے میں ہم نے دیکھا، ورنہ قانون تو ان میں روکیں نہیں ڈال سکتے۔ جیسا کہ میں نے کہا پاکستان میں قانون بھی ہے، ملتی بھی نہیں لیکن پھر بھی لوگ پیتے ہیں اور انتظام بھی کر لیتے ہیں۔ انہوں نے کئی طرح کے طریقے اختیار کئے ہوئے ہیں۔ امریکہ میں ایک زمانے میں کھلے عام شراب کی ممانعت کی کوشش ہوئی تو اس کے لئے لوگوں نے دوسرا طریقہ اختیار کیا اور سپرٹ (spirit) پینا شروع کر دیا۔ اور سپرٹ (spririt) پینے کے نقصانات بہت زیادہ ہیں تو اس کی وجہ سے لوگ مرنے بھی لگے۔ حضرت مصلح موعود نے لکھا ہے کیونکہ ایمان نہیں تھا اس لئے دنیاوی قانون کی کوشش کامیاب نہیں ہو سکی بلکہ نشے کے ہاتھوں ایسے مجبور ہوئے کہ سپرٹ پی کر اپنے آپ کو نقصان پہنچا لیتے تھے۔ حکومت نے پھر قانون بنایا کہ اگر ڈاکٹر اجازت دیں، بعض اسباب ایسے ہوں جو اس کو (justify) کرتے ہوں تو پھر شراب ملے گی اور ڈاکٹروں کا اجازت نامہ بھی بعض وجوہات کی وجہ سے تھا۔ تو اس کا نتیجہ کیا نکلا کہ ہزاروں ڈاکٹروں نے اپنی آمدنیاں بڑھانے کے لئے غلط سرٹیفکیٹ جاری کرنے شروع کر دیئے۔ تو ایسے ڈاکٹر جن کی پریکٹس نہیں چلتی تھی اُن کی اس طرح آمدنی شروع ہو گئی کہ شراب پینے کے سرٹیفکیٹ دے دیئے۔ آخر ایک وقت ایسا آیا کہ قانون کو گھٹنے ٹیکنے پڑے اور آہستہ آہستہ اب ہر جگہ عمر کی پابندی کے ساتھ شراب ملتی ہے۔ کہیں یہ عمر اکیس سال ہے، کہیں اٹھارہ سال ہے اور کہیں کہتے ہیں کہ اگر بڑا ساتھ ہو تو پندرہ سولہ سال، سترہ سال کے بچے بھی بعض خاص قسم کی شرابیں پی سکتے ہیں۔ پس اپنے قانون کی بے بسی پر پردہ ڈالنے کے یہ بہانے ہیں۔ جوں جوں ترقی یافتہ ہو رہے ہیں برائیوں کی اجازت کے قانون پاس ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ برائیوں کو روک نہیں سکتے تو قانون میں نرمی کر دیتے ہیں۔

لیکن خدا تعالیٰ کے احکامات میں جو برائی ہے وہ ہمیشہ کے لئے برائی ہے۔ خدا تعالیٰ ہماری

مرضی کا پابند نہیں بلکہ ہمیں اپنے اعمال کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکامات کا پابند ہونا ہوگا اور یہ پابندی اُس وقت پیدا ہوگی جب ہماری ایمانی حالت بھی اعلیٰ درجہ کی ہوگی۔ آجکل کی جو ترقی یافتہ دنیا ہے وہ جس قوم کو اجڈ اور جاہل کہتی ہے، جسے اَن پڑھ سمجھتی ہے وہ لوگ جو تھے انہوں نے اپنے ایمان کی حرارت کو اپنے نشے پر غالب کر لیا۔ اپنے اعمال کی اصلاح کی اور پھر ایک دنیا میں اپنے اعمال کی برتری کا جھنڈا گاڑ کر دنیا کو اپنے پیچھے چلایا۔ پس یہ واضح ہونا چاہئے کہ دین کے معاملے میں قوتِ ارادی اپنے ایمان کی مضبوطی ہے جو نیک اعمال بجالانے پر قائم رہ سکتی ہے اور برائیوں سے چھڑواتی ہے۔

اس کے ساتھ ہی جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ قوتِ علمی ہے، اگر قوتِ علمی کسی میں ہو تو عمل کی جو کمزوری علم کی وجہ سے ہوتی ہے، وہ دور ہو جاتی ہے۔ جس کے لئے عام دنیاوی مثال یہ ہے کہ بچپن کی بعض عادتیں بچوں میں ہوتی ہیں۔ کسی کو مٹی کھانے کی عادت ہے تو جب اس کے نقصان کا علم ہوتا ہے تو پھر وہ کوشش کر کے اس سے اپنے آپ کو روکتا ہے۔ اَور بہت سی عادتیں ہیں۔ مثلاً ایک بچی کا مجھے پتا ہے کہ اُسے یہ عادت تھی کہ رات کو سوتے ہوئے اپنے بال نوچتی تھی اور زخمی کر لیتی تھی۔ لیکن اب بڑی ہو رہی ہے تو آہستہ آہستہ اُس کو احساس بھی ہو رہا ہے اور کوشش کر کے اس عادت سے چھٹکارا پا رہی ہے۔ تو یہ عادت بہرحال علم ہونے سے ختم ہو جاتی ہے۔

پس اسی طرح جس کو کچھ خدا کا خوف ہے، اگر اُسے عمل کے گناہ کا اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا صحیح احساس دلا دیا جائے اور اسے اس بات پر مضبوط کر دیا جائے کہ گناہ سے اللہ تعالیٰ کس طرح ناراض ہوتا ہے تو پھر وہ گناہ سے بچ جاتا ہے۔

پھر تیسری چیز جس سے عملی کمزوری سرزد ہوتی ہے وہ عملی قوت کا فقدان ہے۔ بعض لوگ شاید یہ سمجھ رہے ہوں کہ یہ باتیں دوہرائی جا رہی ہیں۔ بیشک بعض باتیں ایک لحاظ سے دوہرائی جا رہی ہیں لیکن مختلف زاویوں سے اس کا ذکر ہو رہا ہے تا کہ سمجھ آ سکے۔

بہرحال واضح ہو کہ قوتِ عملیہ کی کمی یا قوتِ عملیہ نہ ہونے کے بھی بعض اسباب ہیں۔ مثلاً ایک سبب عادت ہے۔ ایک شخص میں قوت ارادی بھی ہوتی ہے، علم بھی ہوتا ہے لیکن عادت کی وجہ سے مجبور ہو کر وہ عمل میں کمزوری دکھا رہا ہوتا ہے۔ یا ایک شخص جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو سکتا ہے لیکن مادّی اشیاء کے لئے جذباتِ محبت یا مادی نقصان کے خوف سے جذباتِ خوف غالب آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے سے انسان محروم رہ جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے اندرونی کے بجائے بیرونی علاج کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جو بیرونی علاج کیا جائے اسی سے قوتِ عمل میں بہتری پیدا ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے صحیح سہارے کی ضرورت ہے۔ اگر صحیح سہارا مل جائے تو بہتری آ سکتی ہے۔ پس اصلاح کے لئے اس صحیح سہارے کی تلاش کی ضرورت ہے۔ ایک شخص کو اگر پہلے سے کسی بات کا علم ہو تو یہ اصلاح کے لئے تو نہیں ہو سکتا۔ اس کو یہ علم ہے کہ انسان جب گناہ جب کرے تو خدا تعالیٰ کا غضب ہوتا ہے۔ اسے خدا تعالیٰ کے غضب سے خوف دلانا یا خدا تعالیٰ کی محبت کے حاصل کرنے کی اُسے تلقین کی جائے جبکہ اُسے پہلے ہی اس کا علم ہے تو یہ اُسے کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ ان باتوں کا تو اُسے علم ہے۔ قوتِ ارادی بھی اُس میں ہے لیکن کامل نہیں۔ علم جیسا کہ ذکر ہوا اُسے ہم نے بھی دیا اور اُسے پہلے بھی ہے مگر خدا تعالیٰ کی محبت اور اُس کے غضب کا خوف دل کے زنگ کی وجہ سے دل پر اثر نہیں کر سکتے۔ اب اُس کے لئے کسی اَور چیز کی ضرورت ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اُس کی نظروں سے اوجھل ہے۔ وہ یہی کہتا ہے ناں کہ خدا تعالیٰ تو مجھے نظر نہیں آ رہا۔ سامنے کی چیزیں تو نظر آ رہی ہیں۔ جس کا ایمان اتنا کامل نہیں تو خدا تعالیٰ بھی اُس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ اس لئے وہ خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔ ایسے لوگوں کے لئے بعض دوسرے بندے ہوتے ہیں جن سے وہ ڈر جاتا ہے۔ پس ایسے شخص کے دل میں اگر بندے کا رعب ڈال دیں یا مادی طاقت سے کام لے کر اُس کی اصلاح کریں تو اس کی بھی اصلاح ہو سکتی ہے بشرطیکہ وہ طاقت دنیاوی قانون کی طرح سیاسی مصلحت کی وجہ سے ڈر کر اصلاح سے پیچھے ہٹنے والی نہ ہو۔ جیسے آجکل کے دنیاوی قانون ہیں۔

بہرحال یہ تینوں قسم کے لوگ دنیا میں موجود ہیں اور دنیا میں یہ بیماریاں بھی موجود ہیں۔ بعض ایسے لوگ ہیں جن کے عمل کی کمزوری کی وجہ ایمان میں کامل نہ ہونا ہے۔ بعض لوگ ایسے ہیں جن میں عمل کی کمزوری اس وجہ سے ہے کہ اُن کا علم کامل نہیں ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ایمان اور علم رکھتے ہیں لیکن دوسرے ذرائع سے اُن پر ایسا زنگ لگ جاتا ہے کہ دونوں علاج اُن کے لئے کافی نہیں ہوتے اور بیرونی علاج کی ضرورت ہوتی ہے، کسی سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے کسی کی ہڈی ٹوٹ جائے تو بعض دفعہ ہڈی جوڑنے کے لئے پلستر لگا کر باہر سہارا دیا جاتا ہے۔ بعض دفعہ آپریشن کر کے پلیٹیں ڈالی جاتی ہیں تا کہ ہڈی مضبوط ہو جائے اور پھر آہستہ آہستہ ہڈی جڑ جاتی ہے اور وہ سہارے دُور کر دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح بعض انسانوں کے لئے کچھ عرصے کے لئے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ یہ سہارا اُس میں اتنی طاقت پیدا کر دیتا ہے کہ وہ خود فعال ہو جاتا ہے اور عملی کمزوریاں دُور ہو جاتی ہیں۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 447 تا 450 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 10 جولائی 1936 مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

پس جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں بھی کہا تھا کہ ہمارا نظامِ جماعت، ہمارے عہدیدار، ہماری ذیلی تنظیمیں ان عملی کمزوریوں کو دُور کرنے کا ذریعہ بنیں۔ لیکن اگر خود ہی یہ لوگ جن کی قوتِ ارادی میں کمی ہے، ان عہدیداروں کے بھی اور باقی لوگوں کے بھی علم میں کمی ہے، عملی کمزوری ہے تو وہ کسی کا سہارا کس طرح بن سکیں گے۔ پس جماعتی ترقی کے لئے نظام کے ہر حصے کو، بلکہ ہر احمدی کو اپنا جائزہ لیتے ہوئے اپنی اصلاح کی بھی ضرورت ہے اور اپنے دوستوں اور قریبیوں کا سہارا بننے کی ضرورت ہے جو کمزوریوں میں مبتلا ہیں تا کہ جماعت کا ہر فرد عملی اصلاح کے اعلیٰ معیاروں کو چھونے والا بن جائے اور اس لحاظ سے وہ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ ایک افسوسناک خبر ہے کہ عزیزم ارسلان سرور ابن مکرم محمد سرور صاحب راولپنڈی کی 14 رجنوری کو شہادت ہوگئی۔

پہلے ان کے خاندان کا تھوڑا سا تعارف کرا دوں۔ ارسلان سرور صاحب کے دادا محمد یوسف صاحب کا تعلق چک نمبر 55 گ ب تحصیل جڑانوالہ، فیصل آباد سے تھا۔ (-) مرحوم کے والد اور دادا نے خلافت ثالثہ میں 1973ء میں بیعت کی تھی جبکہ والدہ پیدائشی احمدی تھیں۔ 1984ء میں یہ فیملی راولپنڈی شفٹ ہوگئی۔ مرحوم کے والد وہاں فلور مل میں سپروائزر تھے۔ ارسلان شہید کی پیدائش پنڈی کی ہے۔ اسلام آباد میں ایف ایس سی پری انجینئرنگ کے طالب علم تھے۔ وفات کے وقت ان کی عمر سترہ سال کی تھی۔ عزیزم ارسلان کا شہادت کا واقعہ یہ ہے کہ 13، 14 جنوری کی درمیانی شب، رات ایک بجے اپنے محلے کے غیر احمدی دوستوں کے ہمراہ گلی میں 12 ربیع الاول کے حوالے سے لائٹنگ اور دیگر تیاریاں وغیرہ کر رہے تھے کہ ایک گاڑی گلی کے آخر پر آ کے رُکی اور اُس کے کچھ دیر بعد ایک موٹر سائیکل سوار بھی قریب آ کے رُکا۔ ان کے کھڑے ہونے سے قبل ان میں سے دو افراد قریب واقع گندگی کے ڈھیر سے ایک سفید رنگ کے شاپر میں کچھ لے کر بھی آئے جو کہ پہلے ہی وہاں پر رکھا ہوا تھا۔ اسی دوران گلی میں موجود دو غیر احمدی لڑکوں اور ارسلان سرور صاحب نے ان کو دیکھا اور مشکوک خیال کیا اور آپس میں مشورہ کیا کہ بڑوں کو بھی جگاتے ہیں جس کی وجہ سے ارسلان سرور نے شور مچایا جس پر گاڑی میں سے ایک آدمی نکلا اور اُس نے پہلے دو تین ہوائی فائر کئے جس پر لڑکے شور مچاتے ہوئے گلی کی دوسری طرف بھاگے جس پر وہ شخص پیچھے آیا اور ان پر تین چار فائر کئے۔ ارسلان سرور بھاگتے ہوئے دونوں لڑکوں کے درمیان میں تھا۔ گلی میں موجود فائرنگ کے نشانات سے پتا چلتا ہے کہ دونوں غیر احمدی لڑکوں پر بھی فائرنگ ہوئی ہے جو دائیں اور بائیں تھے۔ جبکہ ارسلان سرور نے بھاگتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھا تو عین اُسی وقت اس کے سر پر گولی لگی جس کی وجہ سے وہ وہیں گر گیا اور دونوں لڑکے بھی گلی میں موجود گاڑیوں کے پیچھے لیٹ گئے۔ حملہ آور کچھ دیر تک آگے آئے پھر واپس مڑ گئے اور بھاگ گئے۔ عزیزم کو ہسپتال لے

جایا گیا۔ ’’ہولی فیملی‘‘ ہسپتال وہاں قریب ہی ہے۔ ڈاکٹروں نے کوشش تو کی لیکن ڈاکٹروں نے کہہ دیا تھا کہ بچنا مشکل ہے کیونکہ دماغ میں گولی لگی ہے۔خون وغیرہ بھی دیا گیا۔تقریباً تین گھنٹے کے بعد عزیزم کی شہادت ہوگئی۔کافی ہردلعزیز تھا۔وہاں کے غیراز جماعت بھی تعزیت کے لئے ان کے گھر آئے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھا اور چودہ سال کی عمر میں وصیت کی تھی۔خدام الاحمدیہ سیٹلائٹ ٹاؤن میں سائق کے طور پر کام کر رہا تھا۔ پہلے بھی اطفال الاحمدیہ میں خدمات بجالاتا رہا۔ اس کے بھائی بھی مختلف جماعتی خدمات پر مامور ہیں۔قائد صاحب ضلع راولپنڈی کہتے ہیں کہ ارسلان سرور مرحوم اور اُن کے تمام بھائی خدام الاحمدیہ کے بڑے فعال رُکن ہیں اور وہ حفاظتی ڈیوٹیاں اور دیگر تنظیمی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہیں۔مربی صاحب راولپنڈی نے بتایا کہ اکثر ان کے دفتر میں آ کر حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ کرنا شہید مرحوم کا معمول تھا۔ نمازوں میں باقاعدہ تھا اور نمازوں میں سوز وگداز تھا۔ جمعہ باقاعدگی سے ایوانِ توحید میں پڑھتے تھے۔اگرچہ پولیس کا پہرہ بھی ہوتا تھا، بعض پابندیاں بھی تھیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے چندوں میں بڑے باقاعدہ تھے۔اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے اوران کے پسماندگان جو ہیں ان کو صبر اور ہمت اور حوصلہ عطا فرمائے۔

مرحوم کے پسماندگان میں والد مکرم محمد سرور صاحب سیکرٹری دعوتِ الی اللہ حلقہ، والدہ عشرت پروین صاحبہ اوراس کے علاوہ تین بھائی یاسر احمد (یہ جرمنی میں ہیں)، ناصر احمد (امریکہ میں ہیں) اور محمد احمد راولپنڈی میں ہیں سوگوار چھوڑے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر عطا فرمائے۔

اطلاعات واعلانات

تقریب آمین

مکرم طاہر وقاص صاحب معلم وقف جدید سلیم پور ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ سلیم پور ضلع سیالکوٹ کے چھ بچوں عمر احمد عمر 10 سال ابن مکرم ملک ارشد صاحب، بینش طاہرہ عمر 10 سال بنت مکرم ملک مبشر احمد صاحب، عائشہ صدیقہ عمر 10 سال بنت مکرم ملک زبیر احمد صاحب، رمشاء ایاز عمر 11 سال، شائق احمد عمر 10 سال بچگان مکرم ملک ایاز احمد صاحب اور ماریہ بشارت بنت مکرم ملک بشارت احمد صاحب عمر 12 سال نے معلمین کی جاری کردہ کلاس کے ذریعہ قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ان بچوں کی تقریب آمین مورخہ 13 فروری 2014ء کو سلیم پور میں منعقد کی گئی۔مکرم محمد مسعود الحسن صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچوں سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام بچوں اور ان کے والدین کو یہ اعزاز مبارک کرے، روزانہ تلاوت قرآن کریم کرنے اور قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے والا اور جماعت کیلئے فائدہ بخش وجود بنائے۔آمین

درخواست دعا

مکرمہ امۃ الجمیل صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری علم دین صاحب مرحوم دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میرے ماموں مکرم غفور احمد پردیسی صاحب نصیر آباد رحمٰن ربوہ ابن مکرم علی احمد پردیسی صاحب دیہاتی معلم پھیپھڑوں کے عارضہ کی وجہ سے بڑے بیمار اور کمزور ہوگئے ہیں۔ سانس کی تکلیف بہت ہے۔علاج بھی جاری ہے مگر حالت بہت نازک ہے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

مکرم نعیم اللہ باجوہ صاحب کارکن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ لکھتے ہیں کہ میری اہلیہ محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ ایک پیچیدہ مرض میں دو سال سے مبتلا ہیں۔ان دنوں طبیعت قدر زیادہ ناساز ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

عطیہ خون خدمت خلق ہے

ریسرچ پیپرز

نظارت تعلیم کے تحت مختلف ادارہ جات کے اساتذہ نے گذشتہ چھ ماہ میں مندرجہ ذیل سائنسی اور تعلیمی ریسرچ پیپرز پیش کئے ہیں۔ان ریسرچ پیپرز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

Conference Abstracts

Abdul Wahid, Mirza Sultan Ahmad and Waqar Nasir, 2013, Platelet indices in the cases of plasmodium vivax malaria. 16TH National Pediatric Conference, December 6th -8th, 2013, Islamabad, Pakistan.

Mirza Sultan Ahmad, WaqarNasir and Mubashra Ahmad, 2013, WBC count in probable and culture proven neonatal sepsis, and its association with mortality. 16TH National Pediatric Conference, December 6th -8th, 2013, Islamabad, Pakistan.

Mirza Naseer Ahmad, Mirza Fazal Ahmad and Tayyab Ahmad, 2013, Recruitment and Training Need Analysis of Nasir Foundation School System, Rabwah. USAID Education Conference on Teacher Recruitment, Preparation, and Policy August 20-21, 2013, Karachi, Pakistan.

Research Papers

Mirza Naseer Ahmad, Philip Rowell, SuchadaSribure (2014)Detection of fluvial sand systems using seismic attributes and continuous wavelet transform spectral decomposition: case study from the Gulf of Thailand . Marine Geophysicl Research. Online Publication (February 2014

Tahir, Durr-e-Samin (2013), A preliminary report on Drosophila fauna of Lahore, Pakistan.Dros. Inf. Serv. 96 pg. 56

Tahir, Durr-e-Samin (2013), A preliminary report and the frequency distribution of Drosophila species of Rabwah, Pakistan. Dros. Inf. Serv. 96 pg. 51-52

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ نظارت تعلیم کے تحت ہونے والی ریسرچ جماعت کیلئے مفید اور بابرکت ثابت ہو اوران ریسرچ میں شامل ہونے والے افراد کو اللہ تعالی بہترین جزا دے۔آمین

سفوف مہزل (اکسیر موٹاپا) ہے۔
کچھ عرصہ استعمال سے جسم کی فالتو چربی کم ہونے لگتی ہے۔
کیپسول فشار: اکسیر بلڈ پریشر ہے۔کچھ عرصہ استعمال سے بفضلہ تعالی شفاء ہوجاتی ہے۔
گیسٹرو۔ایز: ہاضمہ کا شوگر اور نمک فری سیرپ۔ اس کا ہر گھر میں ہونا لازمی ہے۔
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔
تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 55 سال
خورشید 1958
فون: 047-6211538
فیکس: 047-6212382

کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل) (تندرستی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

ٹنی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)
معدہ و پیٹ کی تمام تکالیف، تیزابیت، جلن، درد، السر بدہضمی گیس، قبض اور بھوک کی کمی ایک مکمل دوا ہے۔
(رعائتی قیمت پیکنگ 25ML-/140 روپے 120ML -/500 روپے)

جگر ٹانک GHP-512/GH
جگر کی جملہ تکالیف کو دور کرنے اور ہر قسم کے یرقان سے بچاؤ یا اس کے بداثرات ختم کرنے کے علاوہ جگر کی طاقت کیلئے مؤثر دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399 ,0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

ایم ٹی اے کے پروگرام

12 مارچ 2014ء

12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 مارچ 2014ء (عربی ترجمہ)
1:30 am	آسٹریلین سروس
2:00 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
3:00 am	کوئیز
3:45 am	سوال وجواب
5:15 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:55 am	یسرنا القرآن
6:20 am	گلشن وقف نو
7:30 am	کوئیز
8:15 am	سیرت النبی ﷺ
9:00 am	آسٹریلین سروس
9:30 am	نور مصطفویؐ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس
11:15 am	الترتیل
11:45 am	جلسہ سالانہ یوکے 24 جولائی 2011ء
1:15 pm	ریئل ٹاک
2:15 pm	سوال وجواب
3:15 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	سواحیلی سروس
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 مئی 2008ء
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	دینی وفقہی مسائل
9:00 pm	کڈز ٹائم
9:30 pm	فیتھ میٹرز
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ یوکے

تبدیلی نام

مکرمہ نسیم بیگم صاحبہ بنت مکرم رانا محمد سلیم خاں صاحب ساکن دارالیمن وسطی تحریر کرتی ہیں۔ میں نے اپنا مسرت نسیم سے تبدیل کر کے نسیم بیگم بنت رانا محمد سلیم خاں رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔ شکریہ

درخواست دعا

مکرم مبشر احمد قمر صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ کچھ عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 4 مارچ

طلوع فجر	5:11
طلوع آفتاب	6:31
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	6:10

ایم ٹی اے کے آج کے اہم پروگرام

4 مارچ 2014ء

1:35 am	راہ ہدیٰ
3:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 مئی 2008ء
4:15 am	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان
6:20 am	ہمبرگ میں استقبالیہ
8:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 مئی 2008ء
9:05 am	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان
9:55 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	گلشن وقف نو
2:00 pm	سوال وجواب 26 مارچ 1995ء
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 فروری 2014ء (سندھی ترجمہ)
11:25 pm	گلشن وقف نو

کمر درد کیپسول
کمر درد کی مفید دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434-6211434

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔لوہا مارکیٹ
لنڈا بازار۔لاہور
فون آفس:042-7653853-7669818 فیکس:042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4290
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون:0344-7801578

البشیر ز معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پیچ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510-049-4423173

Best Return of your Money
گل احمد، الکرم، لان، چکن، ڈیزائنر سوٹس
نیز مردانہ اچھی ورائٹی بھی دستیاب ہے
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ۔ربوہ فون شوروم:047-6213961

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر:047-6211707
047-6214414-0301-7972878

"داخلہ نرسری کلاسز 2014ء"
الصادق اکیڈمی ربوہ
الصادق اکیڈمی ربوہ میں جونیئر وسینئر نرسری میں داخلہ مورخہ 16 فروری 2014ء سے شروع ہوگا۔ جو کہ سیٹیں مکمل ہوتے ہی بند کر دیا جائے گا۔
جونیئر نرسری میں داخلہ کے لئے عمر 31 مارچ 2014ء تک اڑھائی سال سے ساڑھے تین سال جبکہ سینئر نرسری کلاس کے لئے عمر ساڑھے تین سال سے ساڑھے چار سال ہوگی۔
داخلہ فارم الصادق اکیڈمی (ملحقہ مدرسۃ الحفظ) سے دستیاب ہیں۔ داخلہ فارم کے ساتھ برتھ سرٹیفکیٹ کی دو تصدیق شدہ فوٹو کاپیز منسلک کریں۔
ادارہ میں خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔
منیجر الصادق اکیڈمی 6214434,6211637

الفضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
سپیشلسٹ۔بحریہ ٹاؤن، بحریہ آرچرڈ، بحریہ پنڈی، بحریہ نشین، بحریہ میڈیکل سٹی میں
جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
ہیڈ آفس
چیف ایگزیکٹو: ناصر احمد
0300-8586760
دکان نمبر 1 ٹاور 3، بحریہ آرچرڈ رائے ونڈ روڈ لاہور
PH:04235330199
Mobile: 0300-8005199
برانچ آفس
الفضل روم کولر اینڈ گیزرز
کولر اینڈ گیزرز بھاری چادر میں تیار کئے جاتے ہیں۔
265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
راحیل احمد 0333-3305334
عدیل احمد PH:042-35124700,0300-2004599

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

FR-10

Education Concern
Study Abroad in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Holland, Ireland, Malaysia & MBBS in China.
IELTS
Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages
ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Salana UK Info
→ Appeal / Reviews
→ Visit / Business Trips
→ Family Settlement
→ Canada Supper Entry (for parents / grand parents)
EC
Education Concern®
042-35162310 / 35177124 / 0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

تاج نیلام گھر
ہر قسم کا پرانا گھریلو اور دفتری سامان کی خرید وفروخت کیلئے تشریف لائیں۔ مثلاً۔ فرنیچر، کراکری، A-C، فریج، کارپٹ، جوسر گرائنڈر اور کوئی بھی سکریپ
رحمٰن کالونی ڈگری کالج روڈ ربوہ
03317797210
047-6212633
پروپرائٹر: شاہد محمود